سلسلۂ مطبوعات نمبر ۳

خلفائے راشدین

اور

امیر معاویہ

رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

از افاداتِ عالیہ

امام اہل سنت، مجدد دین و ملت، اعلیٰ حضرت سیدنا و مولانا
احمد رضا خاں صاحب بریلوی، حنفی، قادری، برکاتی قدس
سرہ العزیز ونوّر اللہ مرقدہٗ

مرتبہ

قاری محمد حسن رضوی

دار الاشاعت، اہل سنت ۱۲/۵ بکی بازار، بنارس کینٹ

عرضِ مرتّب

اعلیٰ حضرت، مجدد دین و ملت، سیدنا و مرشدنا و مولانا احمد رضا خانصاحب بریلوی نوّر اللہ مرقدہٗ کی ذات والاصفات کسی تعارف کی محتاج نہیں کہ آپ کی ساری زندگی اسلام کی تبلیغ۔ دین کی اشاعت اور اصلاحِ عقائد میں صرف ہوئی ہے، آپ کا پاکیزہ سینہ ایمان کے نور سے معمور اور آپ کا پیمانۂ دل نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی محبت اور اہل بیت پاک اور صحابۂ کرام کی عقیدت سے لبریز تھا۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ آپ نے ان نفوسِ قدسیہ کی شانِ فضیلت میں متعدد کتابیں۔ رسائل اور فتاوے قلمبند فرمائے ہیں۔ صرف سرکار معاویہؓ کی منقبت میں آپ کی دو کتابوں کا پتہ چلتا ہے، چنانچہ اسی سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ دوسرے صحابۂ کرام اور اہل بیتِ عظام کے متعلق آپ نے کتنا کچھ لکھا ہوگا۔

زیرِ نظر رسالہ جو "دارالاشاعت اہل سنۃ" کی جانب سے پیش کیا جارہا ہے اعلیٰ حضرتؒ کی کاوشِ قلم کا نتیجہ ہے جسے آپ کی متعدد گرانقدر تصانیف اور نادر رسائل و مسائل سے اخذ و انتخاب کے بعد فقیر نے ترتیب دیا ہے۔

امید ہے کہ ناظرینِ کرام اور افرادِ ملت اس رسالہ سے خاطر خواہ فائدہ حاصل کریں گے اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں خرید کر نمازِ جمعہ اور جلسہ و میلاد کے موقعہ پر بلا قیمت تقسیم کر کے دوسروں کو بھی استفادے کا موقع دیں گے۔ انشاء اللہ آخرت میں ان کو اس کا بہترین اجر و ثواب حاصل ہوگا،

فقیر محمد حسن رضوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فضائلِ خلفائے راشدین

رضوان اللہ علیہم اجمعین

چاروں خلیفہ میں سب سے افضل اور سب سے اعلیٰ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ آپ کی منقبت میں اعلیحضرت قدس اللہ سرہٗ تحریر فرماتے ہیں ــــ "صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کبھی بت کو سجدہ نہ کیا، تم برس کی عمر میں آپ کے باپ ابو قحافہ بت خانے میں لے گئے اور کہا:۔

ھٰؤلاء الھتک الشم العلیٰ فاسجد لھم	یہ ہیں تمھارے بلند و بالا خدا انھیں سجدہ کرو۔

جب آپ بت کے سامنے تشریف لے گئے، فرمایا! میں بھوکا ہوں، مجھے کھانا دے، میں ننگا ہوں، مجھے کپڑا دے، میں پتھر مارتا ہوں، اگر تو خدا ہے تو اپنے آپ کو بچا۔

وہ بت بھلا کیا جواب دیتے، آپ نے ایک پتھر اس کے مارا، جس کے لگتے ہی وہ گر پڑا اور قوتِ خدا داد کی تاب نہ لا سکا، باپ نے یہ حالت دیکھی انہیں غصہ آیا۔ انھوں نے تھپڑ رخسار مبارک پر مارا۔ اور وہاں سے آپ کی ماں ام الخیر کے پاس لائے، سارا واقعہ بیان کیا۔ ماں نے کہا۔ اسے اس کے حال پر چھوڑ دو جب یہ پیدا ہوا تھا تو غیب سے آواز آئی تھی کہ:۔

یا امۃ اللہ بالتحقیق البشریٰ	اے اللہ کی سچی لونڈی! تجھے مژدہ ہو،
بالولد العتیق اسمہ فی السماء	اس آزاد بچے کا، آسمانوں میں اس کا نام
الصدیق لمحمد صاحب	صدیق ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا یار و
ورفیق (صلی اللہ علیہ وسلم)	رفیق ہے میں نہیں جانتی کہ وہ محمدؐ کون ہیں
	اور یہ کیا معاملہ ہے۔

اس وقت سے صدیق اکبر کو کسی نے شر کی طرف نہ بلایا۔ یہ روایت صدیق اکبرؓ نے خود مجلس اقدس میں بیان کی۔ جب یہ بیان کر چکے، جبریل امین حاضر بارگاہ ہوئے (علیہ الصلوٰۃ والسلام) اور عرض کی۔

صدق ابوبکرؓ وھو الصدیق	ابوبکر نے سچ کہا اور وہ صدیق ہیں۔

یہ حدیث عوالی العرش الی معالی العرش میں ہے، اور اسے امام قسطلانی نے شرح صحیح بخاری میں ذکر کیا ہے۔

جب سے (حضرت ابوبکر) خدمت اقدس میں حاضر ہوئے کسی وقت جدا نہ ہوئے، یہاں تک کہ بعد وفات بھی پہلوئے اقدس میں آرام فرما ہیں ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے داہنے دست اقدس میں حضرت صدیق کا ہاتھ لیا اور بائیں دست مبارک میں حضرت عمرؓ کا ہاتھ لیا اور فرمایا:

ھکذا نبعث یوم القیامۃ	ہم قیامت کے روز یوں ہی اٹھائے جائیں گے

امام اہل سنت سیدنا ابوالحسن اشعری قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

لم یزل ابوبکر بعین الرضا من اللہ تعالیٰ	ابوبکر ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی رضا سے منظور رہے

ابن عساکر، امام زہری تلمیذ انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

من فضل ابی بکر انہ لم یشک فی اللہ ساعۃ — صدیق کے فضائل سے ایک یہ ہے کہ ان کو کبھی اللہ کے بارے میں شک نہ ہوا

امام عبدالوہاب شعرانی "الیواقیت والجواہر" میں فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اتذکر یوم یوم کیا تمھیں اس دن والا دن —— یاد ہے۔ عرض کی ہاں یاد ہے، اور یہ بھی یاد ہے کہ اس دن سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تجلی فرمایا تھا۔

ان روایات کو نقل کرنے کے بعد اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روزِ الست سے روزِ ولادت۔ اور روز ولادت سے روزِ وفات —— اور روزِ وفات سے ابدالآباد تک سردار مسلمین ہیں۔ یوہیں سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم۔ اس بارے میں میرا ایک خاص رسالہ ہے تنزیہ المکانۃ الحیدریۃ عن وصمۃ عہد الجاہلیۃ (الملفوظ ۱۳۳۸ھ حصہ اول صفحہ ۹ و ۱۰ مرتبہ شہزادۂ اعلیٰ حضرت محمد مصطفیٰ رضا خاں صاحب مطبوعہ حسنی پریس محلہ سوداگران بریلی شریف)

حضرت ابوبکرؓ کے صدقے بوڑھے مسلمانوں کی بخشش | جنت میں جوانوں کے سردار امام حسن اور امام حسین ہوں گے

اور جو بوڑھے ہو کر انتقال کریں گے ان کے سردار حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ ہوں گے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے متعلق اعلیٰ حضرت بریلوی کا ارشاد ہے کہ "ابوبکر صدیق (جن کی نسبت حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی پیری کو اپنی

امت کی مغفرت کے لیے وسیلہ کیا کہ الٰہی ابوبکر کا صدقہ میری امت کے بوڑھوں کو بخش دے (السنیۃ الانیقہ فی فتاوی افریقہ صفحہ ۱۵۰۔۱۵۱ مطبوعہ اہل سنت پریس بریلی شریف)

حضرت عمر فاروقؓ کا ایمان

الملفوظ جلد سوم صفحہ ۵۶ پر امیر المومنین عمر فاروق اعظم کے ایمان لانے کے بیان میں حضرت مجدد ملت فرماتے ہیں:۔

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اس وقت ایمان لائے جب کل مرد و عورت ۳۹ مسلمان تھے۔ آپ چالیسویں مسلمان ہیں۔ اسی واسطے آپ کا نام "متمم الاربعین" ہے۔ یعنی چالیس مسلمانوں کے پورا کرنے والے، جب آپ مسلمان ہوئے تو یہ آیت نازل ہوئی۔

عہ یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ حَسْبُکَ اللہُ	اے نبی تجھ کو کافی ہے اللہ اور اُس قدر
وَمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ	لوگ جواب تک مسلمان ہو گئے

کفار نے جب سنا تو کہا، آج ہم اور مسلمان آدھوں آدھ رہ گئے، جبریل علیہ الصلاۃ والسلام حاضر ہوئے، عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضور کو خوشخبری ہو کہ آج آسمانوں پر عمر کے اسلام لانے پر شادی رچائی گئی ہے۔

آپ کے اسلام لانے کا واقعہ یہ ہے کہ کفار ہمیشہ سرکار کی ایذا رسانی کی فکر میں رہتے۔ آیت کریمہ نازل ہوئی:۔

عہ وہابیہ پر قیامت کبریٰ۔ اللہ فرماتا ہے۔ اے نبی تجھ کو کافی ہے اللہ اور تیرے تبع مسلمان ۱۲

وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ — اللہ تمہارا حافظ و ناصر ہے، کوئی تمہارا کچھ نہیں کرسکتا۔

پ ۶

اس وقت تک یہ بھی مسلمان نہیں ہوئے تھے، ابوجہل لعین نے اعلان کر دیا کہ جو شخص ... ... اس کو اس قدر انعام دوں گا۔ انکو جوش آیا، تلوار ننگی کرلی، اور قسم کھائی کہ اس کو نیام میں نہ کریں گے جب تک کہ معاذ اللہ اپنے ارادے کو پورا نہ کرلیں گے۔ معارج میں ہے کہ انھوں نے تو یہ قسم کھائی اور ادھر رب العزت جل جلالہ نے قسم یاد فرمائی کہ یہ تلوار نیام میں نہ ہوگی تا وقتیکہ کفار کو اسی سے قتل نہ کریں۔ جارہے تھے راستہ میں نعیم بن عبداللہ صحابی ملے۔ دیکھا۔ نہایت غصہ کی حالت میں سرخ آنکھیں، ننگی تلوار لیے ہیں۔ پوچھا۔ کہاں جارہے ہو؟ انھوں نے اپنا ارادہ ظاہر کیا۔ نعیم بن عبداللہ نے کہا: بنی ہاشم کے حملوں سے کیسے بچو گے۔ انھوں نے کہا، شاید تو بھی مسلمان ہوگیا ہے۔ تجھی سے شروع کروں نعیم ابن عبداللہ نے فرمایا: "میری کیا فکر کرتے ہو، اپنے گھر میں تو جا کر دیکھو، تمھارے بہن بہنوئی دونوں مسلمان ہوگئے۔ ان کو غیظ آیا۔ سیدھے بہن کے مکان پر گئے، دروازہ بند پایا۔ اندر سے پڑھنے کی آواز آرہی تھی۔ ان کی بہن کو حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۂ طٰہٰ شریف سکھارہے تھے، آواز اجنبی، کلام اجنبی، خیر آواز دی، انکی بہن نے صحیفہ کو کسی گوشہ میں چھپا دیا۔ اور حضرت خباب ایک کوٹھری میں چھپ گئے دروازہ کھولا گیا، آتے ہی بہن سے پوچھا۔ تو دین سے پھر گئی؟

اسلام میں رافضیوں کا سا تقیہ کہاں؟ (بہن نے) صاف کہہ دیا، میں نے سچا دینِ اسلام قبول کیا۔ خیر انھوں نے تلوار سے تو نہیں مارا مگر ہاتھ سے مارنا شروع کیا

یہاں تک کہ خون بہنے لگا. جب آپ کی بہن نے دیکھا کہ چھوڑتے ہی نہیں تو کہا !
اے عمر! تم مار ہی ڈالو مگر دینِ اسلام ہم سے نہ چھوٹے گا. جب انھوں نے خون
بہتا ہوا دیکھا تو غصہ فرو ہو گیا. اپنی بہن کو چھوڑ دیا، تھوڑی دیر کے بعد کہا کہ میں نے
نئے کلام کی آواز سنی ہے وہ مجھے دکھاؤ. آپ کی بہن نے کہا، تم مشرک ہو،
اس کو چھو نہیں سکتے. انھوں نے زبردستی کر کے مانگ لیا. دو تین آیتیں پڑھیں
فوراً ان کے منہ سے نکلا وَاللّٰہِ مَا ھٰذَا کَلَامُ الْبَشَرِ. (خدا کی قسم یہ
کلام بشر کا نہیں.

یہ سن کر حضرت خباب فوراً کوٹھری سے نکل آئے اور کہا. اے عمر!
تمھیں خوش خبری ہو، کل ہی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی تھی

اللھم اعز الاسلام بابی جھل او بعمر بن الخطاب   الٰہی اسلام کو عزت دے، ابو جہل یا
ابن ھشام   عمر بن خطاب کے ذریعہ سے،

الحمد للہ کہ حضور کی دعا تمھارے حق میں قبول ہوئی. انھوں نے کہا حضور
کہاں تشریف فرما ہیں. حضرت خباب نے فرمایا. دارِ ارقم میں. انھوں نے کہا مجھے
لے چلو. حضرت در دولت پر لے کر حاضر ہوئے. یہاں مسلمان بخوف کفار چھپ کر
نماز پڑھتے تھے. دروازہ پر آواز دی. اندر سے آواز آئی "کون" انھوں نے کہا
عمر. ضعفائے مسلمین خائف ہوئے. دو تین آوازیں دیں مگر جواب نہ دیا گیا. جب
انھوں نے سختی سے آواز دی. سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا. کواڑ کھول دیا
جائے. اگر خیر کے لیے آیا ہے. فبہا، اور اگر ارادۂ شر سے آیا ہے تو واللہ اسی کی تلوار
سے اس کا سر قلم کر دوں گا. دروازہ کھلا. یہ اندر گئے. حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور ان کے شانہ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا۔ عمر، کیا وہ وقت نہیں آیا کہ تو مسلمان ہو۔ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ معلوم ہوا کہ ایک عظیم الشان پہاڑ میرے اوپر رکھ دیا گیا۔ یہ عظمت نبوت تھی فوراً عرض کیا اشھد ان لا الٰہ

الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ و اشھد ان محمدا عبدہٗ و رسولہٗ

یہ دیکھتے ہی مسلمانوں نے خوش ہو کر باآواز بلند تکبیریں کہیں جن سے پہاڑ گونج اٹھے۔ انھوں نے مسلمان ہوتے ہی عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ کفار علی الاعلان اپنے معبودانِ باطل کی پرستش کریں اور ہم مسلمان چھپ کر اپنے سچے خدا کی عبادت کریں۔ ہم علانیہ مسجد حرام میں نماز پڑھیں گے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسلمانوں کو لے کر برآمد ہوئے۔ مسجد حرام شریف میں اذان کہی گئی۔ دو صفیں ہوئیں، ایک میں حضرت حمزہؓ شریک ہوئے اور دوسری میں عمر رضی اللہ عنہ۔ جس کافر نے دیکھا، چپکا اپنے گھر میں گھس گیا۔

حضرت عمرؓ کی ہجرت

جب ضعفائے مسلمین نے ہجرت کی تو کفار سے چھپ چھپ کر چلے گئے۔ انھوں نے جب ہجرت فرمائی۔ ایک ایک مجمع کفار میں ننگی شمشیر لے جا کر فرمایا جس نے مجھے جانا اس نے جانا اور جس نے نہ جانا ہو وہ اب جان لے پہچان لے، میں ہوں عمر جسے اپنی عورت بیوہ اور اپنے بچے یتیم کرنا ہوں وہ میرے سامنے آئے، میں اب ہجرت کرتا ہوں۔ پھر یہ نہ کہنا کہ عمر بھاگ گیا۔ تمام کفار سر جھکائے بیٹھے رہے، کسی نے چوں بھی نہیں کی۔

حضورِ اکرم حضرت ابوبکر اور حضرت عمر ایک ہی مٹی سے بنائے گئے

اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنت ایک سوال کے جواب میں قرآن شریف کی یہ آیت نقل فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ○ زمین ہی سے ہم نے تمہیں بنایا اور اسی میں تمہیں پھر لے جائیں گے اور اسی میں سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے۔

ابو نعیم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

ما من مولود الا وقد ذر علیه من تراب حفرته — کوئی بچہ پیدا نہیں ہوتا جس پر اسکی قبر کی مٹی نہ چھڑکی گئی ہو۔

خطیب نے کتاب "المتفق والمفترق" میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا،

ما من مولود الا وفی سرته من تربته التی خلق منها حتی یدفن فیها وانا وابوبکر وعمر خلقنا من تربة واحدة فیها ندفن — ہر بچہ کی ناف میں اس مٹی کا حصہ ہوتا ہے جس سے وہ بنایا گیا، یہاں تک کہ اسی میں دفن کیا جائے اور میں اور ابوبکر اور عمر ایک مٹی سے بنے، اسی میں دفن ہونگے

(السنیة الانیقة فی فتاوی افریقه ص ۸۵)

خطبہ میں خلفاء کے نام کی ابتدا

کسی نے سوال کیا کہ خطبہ میں خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ذکر تو زمانۂ اول میں تھا

اس کے جواب میں مجدد ملت نور اللہ مرقدہ نے فرمایا۔

زمانۂ اوّل میں ثابت ہے، فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانۂ خلافت میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے آپ کا ذکر خطبہ میں کیا۔ بعد آپ کے ذکر کے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کیا۔

اس کی خبر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہونچی، سخت ناراض ہوئے کہ تم نے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر میرے بعد کیوں کیا۔ مجھ سے پہلے (کرنا) چاہیے تھا۔ (الملفوظ جلد سوم صفحہ ۵۵)

اس روایت کو تحریر فرمانے کے بعد حاشیہ پر اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ حضرت فاروق اعظم کی ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ پر اس لیے ناراضی تھی کہ انھوں نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ذکر حضرت عمر کے بعد کیا۔

بنارس میں بعض نام نہاد سنی عالم ایسے ہیں جنھوں نے اپنے خطبہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی سے پہلے حضرت علی کا نام نامی پڑھا۔ یہ کتنے افسوس کی بات ہے۔

حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی شان میں گستاخی کفر ہے

اس سلسلہ میں اعلیٰحضرت قدس سرہ العزیز نے ایک رسالہ ردّ الرفضہ تالیف فرمایا ہے۔ اس میں تحریر فرماتے ہیں کہ جو کافر توبہ کرے، اس کی توبہ دنیا و آخرت میں قبول ہے مگر کچھ کافر ایسے ہیں جن کی توبہ قبول نہیں۔ ایک وہ جو ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یا کسی نبی کی شان میں گستاخی کے سبب کافر ہوا۔ دوسرا وہ کہ ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں یا ایک کو برا کہنے کے باعث کافر ہوا۔ درمختار میں ہے۔

فی البحر عن الجوہرۃ معزیا للشہید
من سب الشیخین او طعن فیہما کفر ولا تقبل
توبتہ وبہ اخذ الدبوسی و
ابو اللیث وہو المختار للفتوی
انتہی وجزم بہ الاشباہ واقرہ
المصنف۔

البحر الرائق میں بحوالہ جوہرہ نیرہ شرح مختصر قدوری
امام صدر شہید سے منقول ہے، جو شخص
حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو برا
کہے یا ان پر طعن کرے، وہ کافر ہے، اس کی
توبہ قبول نہیں اور اسی پر امام دبوسی و امام
فقیہ ابو اللیث سمرقندی نے فتویٰ دیا،
(ردّ الرفضہ ص۱۱ مطبوعہ نوری کتب خانہ لاہور)

حضرت عثمان رضی کی خلافت سے انکار کفر ہے

اسی کتاب کے ص۳ پر اعلیٰ حضرت فاضلِ بریلوی تحریر فرماتے ہیں کہ برہان
شرح مواہب الرحمٰن میں فرمایا: "خلافت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
منکر بھی کافر ہے، اور نماز اس کے پیچھے جائز نہیں۔"

خلفاءِ ثلاثہ اور حضرت علی مرتضیٰ رضی

اسی کتاب کے ص۳ پر خلفاءِ ثلاثہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے متعلق
اعلیٰ حضرت حاشیہ تبیین للعلامہ احمد الشلبی مطبوعہ مصر جلد اول ص۱۳۵ کے حوالے
سے تحریر فرماتے ہیں:-

فی الروافض من فضل علیا علی
الثلاثۃ فمبتدع وان انکر خلافۃ
الصدیق او عمر رضی اللہ تعالی عنہ

رافضیوں میں جو شخص مولیٰ علی کو
خلفائے ثلثہ (حضرت ابوبکر، حضرت عمر،
حضرت عثمان) رضی اللہ عنہم سے افضل

ہے گمراہ ہے اور اگر صدیق یا فاروق رضی اللہ عنہما کی خلافت کا انکار کرے تو کافر ہے ... ... عنہما فھو کافر

کسی نے سوال کیا کہ بعض لوگ خلفاء ثلاثہ حضرت ابوبکر صدیق رضی حضرت عمر فاروق رضی اور حضرت عثمان ذی النورین رضی وغیرہ کے متعلق کہتے ہیں کہ (نعوذ باللہ منہا) لالچی تھے کیونکہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ سلم کی نعش مبارک (تین دن تک) رکھی تھی اور وہ اپنے اپنے خلیفہ ہونے کی فکر میں لگے ہوئے تھے۔ ان کے متعلق کیا حکم ہے تو حضرت مجدد ملت نے جواب دیا:-

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جنازۂ انور اگر قیامت تک رکھا رہتا۔ اصلاً کوئی خلل محتمل نہ تھا، انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اجسام طاہرہ بگڑتے نہیں، سیدنا سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام بعد انتقال ایک سال کھڑے رہے۔ سال بھر بعد دفن ہوئے۔ جنازۂ مبارکہ حجرۂ ام المؤمنین صدیقہ میں تھا جہاں اب مزار انور ہے اس سے باہر لے جانا نہ تھا۔ چھوٹا سا حجرہ اور تمام صحابہ کو اس نماز اقدس سے مشرف ہونا تھا۔ ایک ایک جماعت آتی اور پڑھتی اور باہر جاتی پھر دوسری آتی، یوں یہ سلسلہ تیسرے دن ختم ہوا۔ اگر تین برس میں ختم ہوتا تو جنازۂ اقدس تین برس یوں ہی رکھا رہنا تھا کہ اس وجہ سے تاخیر دفن اقدس ضروری تھا۔ ابلیس کے نزدیک یہ اگر لالچ کے سبب تھا تو سب سے سخت تر الزام امیر المؤمنین مولیٰ علی پر ہے۔ یہ تو لالچی نہ تھے، اور کفن دفن کا کام گھر والوں سے ہی متعلق ہوتا ہے۔ یہ کیوں تین دن ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہے خود انہی نے رسول کا یہ کام کیا ہوتا۔ یہ پہلی خدمت بجا لائے ہوتے، تو معلوم ہوا

کہ یہ اعتراض ملعون ہے۔ اور جنازۂ انور کا جلد دفن نہ کرنا ہی مصلحت دینی تھا جس پر علی مرتضیٰ اور سب صحابہؓ نے اجماع کیا ہے مگر چشم بداندیش کہ برکندہ باد۔۔۔ عیب نماید بہ نگاہش ہنر۔ یہ خبثا خذلہم اللہ تعالیٰ صحابہ کرام کو ایذا نہیں دیتے بلکہ اللہ و رسول کو ایذا دیتے ہیں۔ حدیث میں ہے:

من اذاهم فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی الله ومن اذی الله فیوشك ان یاخذه	جس نے انکو (صحابہ کو) ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی، اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ کو ایذا دی اور جس نے اللہ کو ایذا دی تو قریب ہے کہ اللہ اُسے گرفتار کرے۔

(احکام شریعت جلد اوّل ص ۶۹۔۔۔ ۷، ابوالعلائی پریس آگرہ)

حضرت ابوبکرؓ و حضرت علیؓ کا ایمان

حضرت مولانا شاہ عبدالحمید صاحب قدس سرہ العزیز جو مشائخ بنارس میں ہیں اعلیٰ حضرت سے سوال کیا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہمیشہ کے مسلمان تھے یا ۱۳۔۱۰۔۹۔۸ برس کے سن میں ایمان لائے، اعلیحضرت نور اللہ مرقدہ نے فرمایا:۔

حضرت امیر المومنین، مولی المسلمین، امام الواصلین، سیدنا و مولانا علی مرتضیٰ مشکل کشا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی اور حضرت امیر المومنین امام المشاہدین فضل الاولیاء والمحدثین سیدنا و مولانا صدیق اکبر عتیق اطہر علیہ الرضوان الاجل الاظہر دونوں حضرات عالم ذریت سے روز ولادت، روز ولادت سے سن تمیز، سن تمیز سے ہنگام ظہور پرنور آفتاب بعثت، ظہور بعثت سے وقت وفات، وقت وفات سے ابد الآباد

تک بحمد اللہ تعالیٰ موحد و موقن و مسلم و مومن و طیب و ذکی و طاہر و نقی تھے اور ہیں۔ اور رہیں گے کبھی کسی وقت کسی حال میں ایک لمحہ ایک لحظہ ایک آن کو لوثِ کفر و شرک و انکار ان کے پاک مبارک ستھرے دامنوں تک اصلاً نہ پہنچا نہ پہونچے، والحمد للہ رب العلمین

عالم ذریت کے روزِ ولادت تک اسلام میثاقی تھا الست بربکم قالوا بلیٰ روزِ ولادت سے سنِ تمیز تک اسلام فطری کہ کل مولود یولد علی الفطرۃ سنِ تمیز سے روزِ بعثت تک اسلام توحیدی کہ ان حضرات والا صفات نے زمانہ فطرت میں بھی کبھی بت کو سجدہ نہ کیا کبھی غیر خدا کو خدا قرار نہ دیا۔ ہمیشہ ایک ہی جانا، ایک ہی مانا، ایک ہی کیا۔ ایک ہی سے کام رہا (تنزیہ المکانۃ الحیدریہ عن وصمۃ عہد الجاہلیۃ ص۲۲ نوری کتب خانہ لاہور)

اعلیحضرت فاضل بریلوی فرماتے ہیں کہ حضور **چاروں خلیفہ صاحبِ ولایت تھے** اصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وزیر دستِ راست (یعنی داہنا ہاتھ) حضرت ابو بکر صدیق رض تھے اور فاروق اعظم حضور کے وزیر دستِ چپ (بایاں ہاتھ) تھے۔ پھر امت میں سب سے پہلے درجۂ غوثیت پر امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ممتاز ہوئے اور وزارت امیر المومنین فاروق اعظم و عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو عطا ہوئی۔

اس کے بعد امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ (درجۂ غوثیت پر فائز ہوئے اور امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ و مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم وزیر ہوئے۔ پھر امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غوثیت

عنایت ہوئی اور مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم و امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ وزیر ہوئے پھر مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کو اور امامین محترمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما وزیر ہوئے (الملفوظ جلد اول صفحہ ۱۱۷)

سلسلۂ ولایت پر تبصرہ فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ایک سلسلہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، ایک عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے... تھا۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک سلسلہ علاوہ سلسلۂ نقشبندیہ کے "جواریہ" تھا۔ اس کے امام حضرت سیدی ابوبکر جواری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے (الملفوظ جلد ۴ صفحہ ۱۳)

چار یار | کسی نے سوال کیا کہ سنی ایک روٹی کو چار ٹکڑے کر دیتے ہیں تو شیعہ نہیں کھاتے، وہ مراد لیتے ہیں کہ اس سے چاروں صحابہ کی مثال ہے۔ اس کے جواب میں اعلیحضرت فرماتے ہیں:

معاذ اللہ رافضی ایک وہم پرست قوم ہے۔ لہٰذا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو نِسَاءُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ فرمایا ہے بلکہ اُن کی وہم پرستی جاہلہ عورتوں سے بھی کہیں زائد ہے۔ عدد چار کی حرف اس لیے دشمنی کہ اہل سنت چار خلفاء کرام مانتے ہیں کیسی گندی جہالت ہے۔ آسمانی کتابیں بھی چار ہیں۔ قرآن عظیم توریت۔ انجیل، زبور ـــــ اگلے مرسلین اولوا العزم بھی چار ہیں، نوح ابراہیم ۔ موسیٰ ، عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام ،

اللہ ۔ محمد ۔ حیدر ۔ بتول ، حسین ، شہید ، عابد ، سجاد ۔ باقر ، صادق ، موسیٰ ، کاظم ، جواد ۔ مہدی ۔ ائمہ سب میں چار چار حرف ہیں تو ان سب سے

نفرت کریں اور کرتے ہی ہیں اگرچہ بظاہر نام دوستی کا لیتے ہیں مگر تقیہ ومتعہ وشیعہ کے چار چار حرفوں کا کیا علاج ہوگا۔ سوائے چار حرف کے اگر کہیں کہ شیعہ میں تا تانیث کی علامت زائد ہے۔ حرف اصلی تین ہی ہیں، اسی طرح تقیہ ومتعہ، لہٰذا ان سے محبت ہے تو یزید سے کیوں نہیں محبت کرتے اس میں بھی حرف اصلی تین ہی ہیں اور شمر تو ان کا بڑا محبوب ہونا چاہیے کہ خالص تین حرف ہے۔ طرفہ یہ کہ وہ چار خلفاء میں سے تین کے دشمن ہیں اور تین روٹیاں کھانا یا ایک روٹی کے تین ٹکڑے کرنا ناپسند نہیں رکھتے، جہاں ان تین میں چوتھا شامل ہوا اور نفرت آئی تو یہ نفرت تین سے نہ ہوئی بلکہ چوتھے سے کہ خاص مذہب ناصبیوں کا ہے، اسی کی نظیر ان اوہام پرستوں کی دس کے عدد سے عداوت ہے کہ عشرہ مبشرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا عدد ہے اور نو کے عدد سے محبت رکھتے ہیں حالانکہ وہ ان دس میں نو کے دشمن ہیں، ملا علی قاری شرح فقہ اکبر میں لکھتے ہیں،

من اجهل ممن یکره التکلم بلفظ العشرة او فعل شئ یکون عشرة لکونهم یبغضون العشرة المشهود لهم بالجنة ولیستثنون علیا والعجب انهم یوالون لفظ التسعة و یبغضون التسعة

ان سے بڑھ کر جاہل کون ہوگا جو دس کا نام لینا یا وہ کام کرنا جس میں دس کی گنتی آئے ناگوار رکھتے ہیں، اس لیے کہ انہیں ان سے عداوت ہے جن کے لیے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنت کی شہادت دی فقط علی کو الگ کرلیتے ہیں اور عجب یہ کہ وہ نو کا لفظ پسند کرتے ہیں حالانکہ اُن

مِنَ الْعَشَرَةِ دس میں نو ہی کے دشمن ہیں ۱۲

بالجملہ کسی خاص عدد سے اس وجہ سے نفرت کہ اس کا ایک معدود اپنا مبغوض ہے یا اس لیے محبت کہ اپنا محبوب ہے، وہمی بلکہ مجنون کا کام ہے مثلاً روافض کو تین سے محبت ہے تو خلفاء ثلاثہ تین ہیں۔ عمر، غنی، سنی، غوث، قطب کے حروف تین ہیں، تین سے عداوت ہے تو بتول، زہراء کے ابناء ثلاثہ تین ہیں اللہ، نبی، علی، حسن، رضا کے حروف تین ہیں، یا پانچ سے اگر محبت ہے تو فاروق عثمان، شیخین، ختنین، اصحاب میں پانچ پانچ حروف ہیں۔

اور عداوت ہے تو پنجتن پانچ ہیں۔ مصطفیٰ، مرتضیٰ، فاطمہ، مجتبیٰ، حسنین کے حروف پانچ ہیں۔ یا ان کے طور پر پوچھیے کیا تم پانچ کے دشمن ہو تو تعزیہ، تابوت جریدہ، مرثیہ، کربلا، روافض سب سے عداوت کرو اور دوست ہو تو شیطان نمرود، شداد، فرعون، ہامان، ابلیس، سب کے دوست بنو۔

سنی کو ان اوہام پرستوں کی ریس نہ چاہیے، ایک روٹی کے تین، چار، پانچ، نو دس جتنے ٹکڑے کریں جائز ہے، وہ خیال جہالت ہے۔ ہاں اگر رافضیوں کے سامنے ان کے چڑانے کو چار کریں تو یہ نیت محمود ہے ... چار ٹکڑے کرنا بدرجۂ اولیٰ افضل ہوگا (فتاویٰ افریقہ صہ ۱۴۵-۱۴۶۔ مطبوعہ اہل سنت پریس بریلی)

چاروں خلیفہ کا مرتبہ برابر کہنا خلاف اہل سنت ہے کسی شخص نے اپنے سوال میں چاروں خلفاء کے مرتبہ کو برابر قرار دیا تو اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز نے فرمایا۔ یہ خلافِ عقیدۂ اہل سنت ہے، اہل سنت کے نزدیک صدیق اکبر کا مرتبہ سب سے زائد ہے، پھر فاروق اعظم

پھر بعد ہ منصور ہیں عثمان غنی پھر علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین جو چاروں کو برابر جانے وہ بھی سنی نہیں۔ ہاں یہ معنی لے کر چاروں کا ماننا فرض ہے، اس بات میں برابری ہے تو حرج نہیں جیسے لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهِ ہم اس کے رسولوں میں فرق نہیں کرتے کہ ایک کو مانیں ایک کو نہ مانیں بلکہ سب کو مانتے ہیں اور فرماتا ہے تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ۔ ان رسولوں میں ہم نے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی۔ اللہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ افریقہ ص۱۴۸)

حضرت معاویہؓ کو بُرا کہنے والا جہنم کا کُتا ہے

کسی نے سوال کیا کہ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت زید کہتا ہے کہ وہ لالچی شخص تھے یعنی انھوں نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم اور آلِ رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) یعنی امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لڑکر ان کی خلافت لے لی اور ہزارہا صحابہؓ کو شہید کیا۔

بکر کہتا ہے کہ میں ان کو خطا پر جانتا ہوں۔ ان کو امیر نہ کہنا چاہیے۔

عمرو کا یہ قول ہے کہ وہ اجلۂ صحابہ میں سے ہیں۔ ان کی توہین کرنا گمراہی ہے

اس کے جواب میں اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت نے ارشاد فرمایا:

اللہ عزّوجل نے سورۂ حدید میں صحابۂ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دو قسمیں فرمائیں ایک وہ کہ قبل فتح مکہ مشرف بہ ایمان ہوئے اور راہِ خدا میں مال خرچ کیا۔ جہاد کیا، دوسرے وہ کہ بعد فتح مکہ مشرف بہ ایمان ہوئے۔ پھر فرمادیا وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ۔ دونوں فریق (فتح مکہ سے قبل اور فتح مکہ کے بعد والوں) سے

اللہ تعالیٰ نے بھلائی کا وعدہ فرمایا اور جن سے بھلائی کا وعدہ کیا ان کو فرماتا ہے؛

اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ؕ لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا ۚ وَهُمْ فِيْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ۚ لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَ تَتَلَقّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ

وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں، اس کی بھنک تک نہ سنیں گے؛ قیامت کی وہ سب سے بڑی گھبراہٹ انھیں غمگین نہ کرے گی۔ فرشتے ان کا استقبال کریں گے یہ کہتے ہوئے کہ یہ تمھارا وہ دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہر صحابی کی یہ شان اللہ عزوجل بتاتا ہے تو جو کسی صحابی پر طعن کرے اللہ واحد قہار کو جھٹلاتا ہے۔ اور ان کے بعض معاملات جن میں اکثر حکایات (و روایات جھوٹی اور) کاذبہ ہیں۔ ارشادِ الٰہی کے مقابل پیش کرنا اسلام کا کام نہیں۔ رب عزوجل نے اسی آیت میں اس کا منہ بھی بند کر دیا۔ فرمادیا کہ دونوں فریق صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھلائی کا وعدہ کر کے ساتھ ہی ارشاد فرمادیا۔

وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ اور اللہ کو خوب خبر ہے جو کچھ تم کرو گے

باایں ہمہ میں تم سب سے بھلائی کا وعدہ فرماچکا۔ اس کے بعد جو کوئی بکے اپنا سر کھائے۔ خود جہنم میں جائے۔

علامہ شہاب الدین خفاجی نسیم الریاض شرح شفائے امام قاضی عیاض میں فرماتے ہیں:۔

ومن یکون یطعن فی معاویة فذالک کلب من کلاب الہاویة

جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر طعن کرے وہ جہنم کے کتوں میں سے ایک کتا ہے۔

ان چار شخصوں میں عمرو کا قول سچا ہے (کہ حضرت معاویہ اجلہ صحابہ میں سے ہیں۔ ان کی توہین کرنا گمراہی ہے)

زید و بکر جھوٹے ہیں اور چوتھا شخص سب سے بدتر، خبیث، رافضی، تبرائی ہے (چوتھے شخص کا قول صفحہ ۱۹ پر گذر چکا ہے۔ احکام شریعت جلد اول صفحہ ۹۸-۱۹)

امیر معاویہ رضؓ کے دل میں رسول اللہ کا احترام | ایمان لانے کے بعد حضرت معاویہ رضؓ خدمتِ نبوی سے جدا نہ ہوئے۔ ہمہ وقت پاس رہتے اور وحی الٰہی کی کتابت کرتے۔ حضور رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ان کے دل میں جو احترام تھا وہ حضورؐ کے پردہ فرمانے کے بعد بھی باقی رہا

الملفوظ جلد سوم صفحہ ۴۲ میں اعلیٰ حضرت فاضلِ بریلوی تحریر فرماتے ہیں کہ ایک صحابی حضرت عابس بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شباہت کچھ کچھ سرکار سے ملتی تھی جب وہ (دمشق) تشریف لاتے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تخت سے سروقد کھڑے ہو جاتے (اس لیے کہ یہ حضور اکرم ؐ سے کچھ مشابہ تھے)

حضرت معاویہ رضؓ کی خلافت رشد و ہدایت کی خلافت تھی | حضرت ابوبکر رضؓ حضرت عمر رضؓ حضرت عثمان رضؓ حضرت علی رضؓ رضوان اللہ علیہم اجمعین خلفائے راشدین ہیں لیکن بعض ائمہ اور بزرگانِ دین نے حضرت امام حسن، حضرت امیر معاویہ رضؓ وغیرہ کی بزرگی اور تقویٰ کو دیکھ کر ان کو بھی راشد خلیفہ

مانا ہے. ہمارے امام اعلیٰ حضرت قدس اللہ سرہ بھی یہی مسلک رکھتے ہیں. چنانچہ کسی نے سوال کیا کہ خلافتِ راشدہ کس کس کی خلافت تھی تو آپ نے ارشاد فرمایا

"ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ. عمر فاروق رضی اللہ عنہ. عثمان غنی رضی اللہ عنہ. مولیٰ علی رضی اللہ عنہ. امام حسن رضی اللہ عنہ. امیر معاویہ رضی اللہ عنہ عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی خلافت راشدہ تھی. اور اب سیدنا امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت. خلافتِ راشدہ ہوگی. (الملفوظ ج ۱)

صحابہ کرام کو برا کہنے والے کے پیچھے نماز حرام ہے | اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ بعض لوگ صحابۂ کرام مثل امیر معاویہ و عمرو بن عاص و ابو موسیٰ اشعری و مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو برا کہتے ہیں. ان کے پیچھے نماز بکراہتِ شدیدہ. تحریمہ مکروہ ہے کہ انہیں امام بنانا حرام اور ان کے پیچھے نماز پڑھنی گناہ اور جتنی پڑھی ہوں سب کا پھیرنا واجب. (احکامِ شریعت جلد اول صہ ۹۱).

اللہ تعالیٰ ہم سب کو صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق دے. ہمارے دلوں میں اپنی، اپنے حبیب کی، اپنے حبیب کے آل و اصحاب کی سچی محبت و عقیدت بھر دے، اور جملہ مسلمانوں کے دلوں کو صحابۂ کرام کی عداوت و نفرت سے پاک کرکے اس کی جگہ الفت پیدا کر دے، آمین

وصلی اللہ علی النبی وآلہ واصحابہ وسلم ○

★

افاداتِ ارشادات
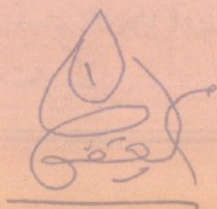
خلیفۂ اعلیٰحضرت

افاداتِ وارشاداتِ خلیفۂ اعلیحضرت

★

درجِ ذیل اقتباس صدر الشریعۃ، امام الطریقۃ، خلیفۂ اعلیٰ حضرت مولانا مولوی شاہ امجد علی اعظمی حنفی، قادری، رضوی برکاتی قدس سرہ العزیز کی گرانقدر تصنیف "بہارِ شریعت" سے اخذ کردہ ہیں۔ ان سے صحابۂ کرام کے فضائل، دین میں ان کی بزرگی و اہمیت اور ان کے متعلق اہل سنت کا صحیح مسلک و مذہب واضح ہو جاتا ہے، چنانچہ حضرات خلفائے راشدین کے متعلق حضرت مولانا فرماتے ہیں :۔

حضرات خلفائے ثلٰثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی خلافتِ راشدہ کو (شیعی فرقہ) خلافتِ غاصبہ کہتا ہے اور مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو ان حضرات کی خلافتیں تسلیم کیں اور ان کے مدائح و فضائل بیان کیے اس کو تقیہ اور بزدلی پر محمول کرتا ہے۔ کیا معاذ اللہ منافقین و کافرین کے ہاتھ پر بیعت کرنا اور انکے مدح و ستائش سے رطب اللسان رہنا شیرِ خدا کی شان ہو سکتی ہے۔

سب سے بڑھ کر یہ کہ قرآن مجید ان کو ایسے جلیل و مقدس خطابات سے یاد فرماتا ہے۔ وہ تو وہ ان کی اتباع کرنے والوں کی نسبت فرماتا ہے کہ اللہ ان سے راضی، وہ اللہ سے راضی۔ کیا کافروں منافقوں کے لیے اللہ عزّوجلّ کے ایسے ارشادات ہو سکتے ہیں۔

انبیاء و مرسلین کے بعد تمام مخلوقاتِ الٰہی

صحابہ میں افضل ترین صحابی انس و جن و ملک سے افضل صدیق اکبر ہیں پھر عمر فاروق اعظم پھر عثمان غنی پھر مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۔

جو شخص مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو صدیق یا فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے افضل بتائے گمراہ بدمذہب ہے (بہارِ شریعت جلد اول صفحہ ۱۲ مطبوعہ اہل سنت پریس بریلی)

اہل بیت کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

صحابیات میں افضل ترین صحابیہ مقتدایانِ اہل سنت ہیں۔ جو ان سے محبت نہ رکھے مردود و ملعون، خارجی ہے۔

ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ و ام المومنین عائشہ صدیقہ و حضرت سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن قطعی جنتی ہیں، اور انھیں بقیہ تمام بنات مکرمات و ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن اور تمام صحابیات پر فضیلت ہے۔ انکی طہارت کی گواہی قرآن عظیم نے دی ہے (بہارِ شریعت ۱/۷۸)

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قطعی جنتی اور یقیناً آخرت میں بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبوبۂ عروس ہیں، جو انھیں ایذا دیتا ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا دیتا ہے (بہارِ شریعت ۱/۷۷)

ترتیب خلفائے راشدین نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد خلیفۂ برحق و امام مطلق حضرت سیدنا ابوبکر صدیق پھر حضرت عمر فاروق پھر حضرت عثمان غنی پھر حضرت مولیٰ علی پھر چھ مہینے کے لیے حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ

تعالیٰ عنہم ہوئے۔ ان حضرات کو خلفائے راشدین اور ان کی خلافت کو خلافت راشدہ کہتے ہیں کہ انھوں نے حضور کی سچی نیابت کا پورا حق ادا فرمایا (ایضاً)

ان کی خلافت بر ترتیب افضلیت ہے

خلافت بہ ترتیب افضلیت یعنی جو عند اللہ افضل و اعلیٰ اکرم تھا، وہی خلافت پاتا گیا۔ نہ کہ افضلیت بر ترتیب خلافت یعنی افضل یہ کہ ملک داری و ملک گیری میں زیادہ سلیقہ جیسا آج کل سنی بننے والے تفضیلیے کہتے ہیں۔

(بہارِ شریعت ۱/۶۴)

تمام اولیائے اولین و آخرین سے اولیائے محمد

ولایت بہ ترتیب افضلیت افضل ہیں۔ اور تمام اولیائے محمدیہ میں سب سے زیادہ معرفت و قربتِ الٰہی میں خلفائے اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں، اور ان میں ترتیب وہی ترتیب افضلیت ہے، سب سے زیادہ معرفت و قرب صدیق اکبر کو ہے۔ پھر فاروق اعظم پھر عثمان ذی النورین پھر مولیٰ علی مرتضیٰ کو رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

(بہارِ شریعت ۱/۷۵)

امامت دو قسم ہے، صغریٰ اکبریٰ۔ امامتِ صغریٰ

امامت و نیابت امامتِ نماز ہے ... امامت کبریٰ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نیابت کہ حضور کی نیابت سے مسلمانوں کے تمام امور دینی و دنیوی میں حسب شرع تصرف عام کا اختیار رکھے ... اس امام کے لیے مسلمان، آزاد، عاقل، بالغ، قادر، قرشی ہونا شرط ہے۔ ہاشمی، علوی، معصوم ہونا اس کی شرط نہیں۔ ان کا شرط کرنا روافض کا مذہب ہے جس سے ان کا یہ مقصد ہے کہ برحق

امرائے مومنین خلفائے ثلثہ ابوبکر صدیق وعمر فاروق وعثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو خلافت سے جدا کریں. حالانکہ ان کی خلافت پر تمام صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اجماع ہے. مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم وحضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ان کی خلافتیں تسلیم کیں اور علویت کی شرط نے تو مولیٰ علی رضؓ کو بھی خلیفہ ہونے سے خارج کر دیا. مولیٰ علیؓ علوی کیسے ہو سکتے ہیں؟

(بہارِ شریعت ۱/۲/۷۲)

حضرت علیؓ کی صاحبزادی حضرت عمرؓ کے نکاح میں

نہایت شرم کی بات ہے کہ مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم تو اپنی صاحبزادی (ام کلثومؓ بنت فاطمہؓ) کو فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں دیں اور یہ فرقہ کہے تقیۃً ایسا کیا۔ کیا جان بوجھ کر کوئی مسلمان اپنی بیٹی کافر کو دے سکتا ہے، نہ کہ وہ مقدس حضرات جنہوں نے اسلام کے لیے اپنی جانیں وقف کر دیں. اور حق گوئی اور اتباعِ حق میں لَا یَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَائِمٍ کے سچے مصداق تھے۔

حضور اکرمؐ کی دو صاحبزادیاں حضرت عثمانؓ کے عقد میں

پھر خود حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم کی دو شاہزادیاں (رقیہ اور ام کلثوم) یکے بعد دیگرے حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں آئیں ——

اور صدیق وفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی صاحبزادیاں شرفِ زوجیت سے مشرف ہوئیں. کیا حضور کے ایسے تعلقات جن سے ہوں ان کی نسبت وہ ملعون

الفاظ کوئی ادنیٰ عقل والا ایک لمحہ کے لیے جائز رکھ سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں

(بہارِ شریعت ۱/۶۲)

قرآن اور حضرت عثمان رض

(شیعوں کا) ایک عقیدہ یہ ہے کہ قرآن مجید محفوظ نہیں بلکہ اس میں کچھ پارے یا سورتیں یا آیتیں یا الفاظ امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا دیگر صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے نکال دیے مگر تعجب ہے کہ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے بھی اسے ناقص ہی چھوڑا اور یہ عقیدہ بالاجماع کفر ہے۔

(بہارِ شریعت ۱/۶۳)

خلفائے اربعہ رض کو ماننا اور حضرت معاویہ رض کو نہ ماننا رفض ہے

کسی صحابی کے ساتھ سوءِ عقیدت (یعنی) بدمذہبی و گمراہی و استحقاق جہنم ہے کہ وہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بغض ہے، ایسا شخص رافضی ہے اگرچہ چاروں خلفاء کو مانے اور اپنے آپ کو سُنّی کہے مثلاً:۔

حضرت امیر معاویہ اور ان کے والد ماجد حضرت ابو سفیان اور والدہ ماجدہ حضرت ہند، اسی طرح حضرت سیدنا عمرو بن عاص و حضرت مغیرہ بن شعبہ و حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہم، حتیٰ کہ حضرت وحشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنھوں نے قبل اسلام حضرت سیدنا سید الشہداء حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کیا اور بعد (قبول) اسلام اخبث الناس۔ خبیث مسیلمہ کذاب ملعون کو واصل جہنم کیا۔ ان میں سے کسی کی شان میں گستاخی تبرا ہے اور اس کا قائل

رافضی ہے (بہار شریعت ۱/۷۴)

حضرت معاویہ رض کی فضیلت بخاری شریف میں

امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجتہد تھے۔ ان کا مجتہد ہونا حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حدیث صحیح بخاری میں بیان فرمایا ہے (ایضاً ۱/۷۵)

حضرت معاویہ رض کی سلطنت رسول اللہ کی سلطنت تھی

امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اول ملوک اسلام ہیں۔ اسی کی طرف تورات مقدس میں اشارہ ہے کہ

مولدہ بمکۃ ومھاجرہ طیبۃ وملکہ بالشام

وہ نبی آخر الزماں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مکہ میں پیدا ہونگے اور مدینہ کو ہجرت کریں گے اور انکی سلطنت شام میں ہوگی۔

تو امیر معاویہ رض کی بادشاہی اگرچہ سلطنت ہے مگر کس کی؟ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سلطنت ہے۔ (بہار شریعت ۱/۷۶)

حضرت معاویہ رض پر طعن کرنیوالا رسول اللہ پر طعن کرنیوالا ہے

سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک فوج جرار جاں نثار کے ساتھ عین میدان میں بالقصد و بالاختیار ہتھیار رکھ دیے اور خلافت امیر معاویہ رض کو سپرد کر دی اور ان کے ہاتھ پر بیعت فرمالی اور اس صلح کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پسند فرمایا اور اس کی بشارت (اپنی زندگی میں) دی کہ امام حسن رض کی نسبت فرمایا:۔

ان ابنی ھذا سید ولعل اللہ ان یصلح بہ بین فئتین عظیمتین من المسلمین

میرا یہ بیٹا سید ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ اللہ عزوجل اس کے باعث دو بڑے گروہِ اسلام میں صلح کرادے

تو امیر معاویہؓ پر معاذ اللہ فسق وغیرہ کا طعن کرنے والا حقیقۃً حضرت امام حسن مجتبیٰؓ بلکہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ...... پر طعن کرتا ہے۔

(بہارِ شریعت ۱/ ۷۶-۷۷)

حضرت معاویہؓ کے نام کے ساتھ رضی اللہ عنہ کہنے والا جاہل ہے

بعض جاہل کہا کرتے ہیں کہ جب حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے ساتھ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام لیا جائے تو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہ کہا جائے محض باطل و بے اصل ہے۔ علمائے کرام نے صحابہؓ کے اسمائے طیبہ کے ساتھ مطلقاً رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے کا حکم دیا ہے۔ یہ استثناء نئی شریعت گڑھنا ہے۔

(بہارِ شریعت ۱/ ۷۶)

حضرت معاویہؓ کو باغی کہنا جائز نہیں

امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حسب اصطلاح شرع اطلاق فئہ باغیہ آیا ہے۔ مگر اب کہ باغی بمعنی مفسد و معاند و سرکش ہوگیا اور دشنام سمجھا جاتا ہے۔ اب کسی صحابی پر اس کا اطلاق جائز نہیں (ایضاً ۱/ ۷۷)

فتح مکہ کے بعد والے صحابی

صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم انبیا نہ تھے فرشتہ نہ تھے کہ معصوم ہوں۔ ان میں بعض

کے لیے لغزشیں ہوئیں مگر ان کی کسی بات پر گرفت اللہ و رسول کے خلاف ہے، اللہ عزوجل نے سورۂ حدید میں جہاں صحابہ کی دو قسمیں فرمائیں مومنین قبل فتح مکہ و بعد فتح مکہ اور ان کو ان پر تفضیل دی اور فرمایا:

كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ — سب سے اللہ نے بھلائی کا وعدہ فرمالیا۔

ساتھ ہی ارشاد فرما دیا:

وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ — اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ تم کرو گے۔

تو جب اس نے ان کے تمام اعمال جان کر حکم فرما دیا کہ ان سب سے ہم جنت بے عذاب و کرامت و ثواب کا وعدہ فرما چکے تو دوسرے کو کیا حق رہا کہ ان کی کسی بات پر طعن کرے۔ کیا طعن کرنے والا اللہ سے جدا اپنی مستقل حکومت قائم کرنا چاہتا ہے۔

تمام صحابۂ کرام اعلیٰ و ادنیٰ (اور ان میں ادنیٰ کوئی نہیں) جنتی ہیں۔ وہ جہنم کی بھنک نہ سنیں گے اور ہمیشہ اپنی من مانی مرادوں میں رہیں گے۔ محشر کی وہ بڑی گھبراہٹ انھیں غمگین نہ کرے گی۔ فرشتے ان کا استقبال کرینگے کہ یہ ہے وہ دن جس کا تم سے وعدہ تھا۔ یہ سب مضمون قرآنِ عظیم کا ارشاد ہے۔ (بہارِ شریعت ۱/۷۵)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے حبیب مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، اپنی، اپنے نبی کی، اپنے نبی کے آل و اصحاب کی صحیح پیروی کی ہدایت دے، اور ہم سب کے دلوں سے صحابۂ کرام کی عداوت و نفرت کو دور فرما کر اس کی جگہ الفت پیدا کر دے، آمین

ہمارے معاونین

جناب محمد اکرام عرف پچھو میاں صاحب	۲۰/-	جناب محمد امیر عالم صاحب	۱۰/-
" سید الطاف حسین صاحب	۵/-	" رفیع الزماں صاحب	۵/-
" عزیز اختر صاحب	۵/-	" قمرالدین صاحب انصاری	۵/-
" محترمہ عشرت جہاں صاحبہ	۵/-	" سید اشفاق حسین صاحب	۲/-
" اقبال احمد صاحب	۲/-	" شیخ نذیر احمد صاحب	۲/-
" محمد قاسم صاحب	۲/-	" سلطان احمد صاحب	۲/-

وہ مخلصین جنھوں نے حصولِ ثواب کی غرض سے کتابیں خرید فرما کر تقسیم کیں:-

جناب اشتیاق احمد صاحب	۴/۵۰	جناب سید اشفاق حسین صاحب	۲/۷۵
" مبین احمد صاحب	۲/-	" سید فضل حسین صاحب	۲/-
" محمد انجم صاحب	۱/-	" محمد رفیق صاحب	۱/-
" محمد اکرام صاحب	۱/-	" اقبال احمد صاحب	۱/-
محترمہ نوری بی بی	۱/-	محترمہ نکہت خاتون	۱/-

وہ حضرات جو اس تحریک کو آگے بڑھانے اور ہمارے کمزور ہاتھوں کے مضبوط کرنے کے سلسلہ میں ادارہ کے پمفلٹ اور رسالے خرید فرما کر جمعہ، جلسہ اور میلاد کے مواقع پر مفت تقسیم کرنا چاہیں گے، ادارہ اُن کو پچاس فیصد کمیشن پر کتابیں دے گا۔ مکتبہ دارالاشاعت اہل سنت ۱۲ بکی بازار بنارس کینٹ

مطبوعہ وارانسی لیتھو الیکٹرک مشین پریس دالمنڈی بنارس